دریافت نہیں ہوتی ہی کہ پرتھی راج اُسہی ہنگامے میں یا کہ اُسکے بعد قنوج میں گیا تھا ایسی فضول باتونمیں ہندوستانکے راجا اپنی اوقات ضایع کرتے تھے اور محمد غوری آن پہنچا تھا اور ہندوستان سے عوض لینیکا داعیہ رکھتا تھا *

اِس مسلمانونکے حملے کے بیان کرنے سے پیشتر ہم تھوڑاسا بھوج راجاکی نیکیونکا ذکر کرتے ہیں جوکہ فی الحقیقت اخیر میں بڑا ہندو راجا تھا وہ پرمرا کی نسل میں سے تھا جوکہ اِسوقت تک اوجین اور دھارانگر میں راج کرتے ہیں اگرچہ پہلی سی شان و شوکت نہیں رکھتے سندھو اِس چھوٹے ملک کا راجا کوئی لڑکا نہیں رکھتا تھا اُسنے منجھا درختونکے جھڈ میں ایک چھوٹاسا لڑکا پڑا ہوا پایا جسکو اُسنے گود لیا اور منجھا نام رکھا سندھو نے ایک علیحدہ مکان میں منجھا سے کہا کہ میں نے تجھکو پرمرا کے خاندان میں گودہ لیا تھا مگر منجھاکی رانی نے جوکہ وہاں پوشیدہ بیٹھی تھی اُس کلام کو سن لیا اور منجھا نے اِس بات کے ظاہر نہونے کے واسطے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور کہا کہ جو چیز چھہ کانوں تک پہنچی سو پوشیدہ نہیں رہ سکتی اُسکے بعد سندھو کے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام سندلا رکھا گیا چند مدت بعد منجھا کو تخت پر بٹھایا اور

سندھو نے اپنے بیٹے سندلا کو اُسکی سپرد کرکے آپ
دکھن کو چلا گیا مگر اُس حیوان نے احسان پر کچھہ
خیال نکر کے اُسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں بھوج سندلا کا
بیٹا تھا اور منجموں نے کہا تھا کہ بھوج راجا ہوگا یہہ
بات منجھا کو رشک پہنچانے کے واسطے کافی تھی چنانچہ
اُسنے بھوج کے مارنیکا حکم دیا مگر چھپا چھپی اُسکے
حکم کی تعمیل نہوئی چند روز بعد اُسکو اس گناہ سے
بہت پشیمانی ہوئی مگر اسبات کے دریافت کرنے سے
کہ لڑکا مارا نہیں گیا تھا اُسکو اسیقدر خوشی حاصل ہوئی
وہ اب دھارا نگر کا تخت بھوج کو دے بہت سی فوج لیکر
دکھن میں اس ارادہ سے چلا گیا کہ وہاں اپنے واسطے ایک
نئی سلطنت بنا کرے مگر اُسنے شکست پائی اور بہت
سخت عذاب میں پھنسا بھوج نے اپنے بزرگونکے تخت پر
بیٹھہ کے علم کی قدردانی سے اپنی سلطنت کو بہت
نامور کیا اُسکے دربار میں جلد بکرماجیت کے دربار کی
طرح علما لوگ جمع ہونے لگے بعضے لوگ ایسا خیال
کرتے ہیں اور یہہ بات قیاس میں بھی آسکتی ہی کہ بھوج
بکرماجیت کی اولاد میں سے تھا تمام طرفوں سے صاحب
علم لوگ اُسکے پاس پہنچے اور اُن سے اُسنے شاہانہ سلوک کیا
شاعروں نے اُسکے عہد کو مشہور کیا ہی اور اُسکی یادگاری
ابتک قایم ہی بھوج کے نام سے تمام عالمونکو رام اور

جد دشتر کے نام کي طرح واقفيت هي اگرچه اُنکو يهه بات نهيں معلوم هي که وه اب سے صرف سات سو برس پهلے هوا تها اور هندو راجونميں علم کي قدرداني کے باب ميں سب سے پچهلا نامي راجا تها *

اب هم محمد غوري کے خاندان کيطرف جوکه هندوستان ميں دوسرے مسلماني خاندانکا باني تها توجه کرتے هيں اُسنے شمال کے هندو راجونکي سلطنت کو برباد کيا اور انکے تاجونکو خاک ميں ملاديا مسلمان شاعر اور مورخوں نے خوشامد کي راه سے اِس خاندانکي ايک قديم اور شريف نسل ٹههرائي هي مگر زياده معتبر نوشتونسے دريافت هوتا هي که اصل ميں اعزالدين حسين اُس خاندانکي عظمت کا باني تها وه مسعود شاه غزنين کا نوکر هوا اور اُسکا اِسقدر منظور نظر هوگيا که اُسنے غور کے علاقے کا اُسکو حاکم کيا اور اپني بيٹي سے اُسکي شادي کردي جس سے سات لڑکے پيدا هوئے اور وے اکثر سات ستاره کهلائے جاتے تهے اُنميں سے دو لڑکے بادشاهي خاندانونکے باني هوئے جنميں سے ايک جسکا نام که قطب الدين تها بهرام شهنشاه غزنين کي بوتي سے شادي کرکے بادشاه هوگيا اور فيروز کوه کو اپنا دار الخلافة مقرر کيا بهرام نے اُسکو مروا ڈالا اِسي سبب سے غور اور غزنين کے خاندان ميں فساد برپا هوا جسنے که غزنين کے خاندانکے پايمال هونے سے انجام

بابا اعز الدین قطب الدین کا باپ تھا جسنے کہ دونوں
غزنین اور غور کے تخت پر بیٹھکے اپنے چھوٹے بھائی
محمود کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا اور یہہ بات بالتخصیص
توجہ کرنے کے قابل ہی کہ ایسی بد عملی کی عہد میں
محمود اگرچہ ہر ایک مہم میں فتح پاتا رہا تب بھی اپنے
ضعیف بھائی کی زندگی یعنے اُنتیس برس تک اُسکی
تابعداری میں رہا *

محمود غوری نے سلطان خسرو ملک کو جوکہ غزنوی
خاندانکا اخیر بادشاہ تھا گرفتار کر کے سنہ ۱۱۹۱ ع میں
ہندوستان پر چلنے کی تیاری کی اور اب ایسا ایک
طوفان بلا شروع ہوا جوکہ ہندوستانکے ہندو راجوئنکو
اپنے اپنے تخت پرسے اُڑالے گیا اور ایک مسلمانی خاندان
دہلی کے تخت پر قایم ہوا پڑھنے والے کو یاد ہوگا کہ محمد
غزنوی کے جانشینون نے جوکہ اکثر ضعیف اور بے عزم
تھے صرف ملتان اور لاہور کے صوبوں پر قناعت کی تھی
جنکو کہ اُس خاندان کے دادا نے ہندوؤں سے
چھین لیا تھا اور اگرچہ وے گنگا کے کنارے کے ملکوں
پر کبھی کبھی حملہ کرتے تھے مگر اُنھوں نے کوئی
اور ہندوستانی صوبہ اپنے ملک میں نہیں داخل
کیا تھا ہندو راجا بدستور راج کرتے تھے اور جب
کبھی کہ مسلمانی فوج آتی تب خراج دے دیتے اور

جسقدر که غزنین بادشاهونکي طاقت گهٹتي جاتي تهي اُسيقدر دے زور پکڑتے جاتے تهے جسوقت میں که غزنوي خاندان غوریونکے غلبے سے تباه هوا تب هندوستان میں مسلمانونکے حمله کرنے کا کچهه نشان باقي نرها تها مگر صرف سندهه دریا پر کے صوبے جنکو که هندو کبهي نهیں پهیر لے سکے هندوٗنکے قبضے میں نه تهے مسلمانونکي عارتیں پهر درست کي گئي تهیں ملک پهر اباد هوگیا تها دولت اور مورتیں پهر هندوستان میں پهر گئیں اور هندو راجا بدستور قدیم ایک ایک سے دشمني اور عداوت میں مصروف تهے مگر محمود سے بهي زیاده قابل ایک اور نیا دشمن لڑنے کو مستعد تها اور شمال میں تمام هندو بادشاهي خاندانونکو نیست کرنے کا اراده رکهتا تها *

بیشعور اور شجاع پرتهي راج راجا دهلي نے قنوج کے خاندان سے بیفائده لڑائیونمیں اپني طاقت ضایع کي تهي اُسکے ایک سو آٹهه امیروں میں سے اِن غیر مناسب جهگڑونمیں چونسٹهه ۶۴ اُمرا مارے گئے تهے مگر پهر بهي جب که سنه ۱۱۹۱ع میں محمود نے پہلے حملے میں بٹنڈا کو لیکر اپنے موروثي ملک کو مراجعت کي تب پرتهي راج نے تمام اپني فوج اور اپنے مددگارونکي فوج کو جمع کیا جو که گنتي میں قریب دولاکهه سوار

کے ہوئے اور اُس شہر کو پھر لینے کے واسطے کوچ کیا محمد اُسکے کوچ کي خبر پا کے اپني فوج لیکر شہر کے بچانے کو چلا ایک مقام پر جو کہ ترروري کہلاتا ھی اور تھا نیشر سے چودہ میل کي فاصلے پر واقع ھی دونوں لشکر مقابل ھوئے اور لڑائي شروع ھوئي محمد نے بہت شجاعت ظاھر کي مگر اُسکي فوج بھاگنے لگي آخر کو لاچار ھوکر وہ خود میدان میں سے ھٹ گیا غور میں جاکر محمد نے تمام اُن سرداروں کو جنکي نامردي سے کہ اُسنے لڑائي ھاري تھي موقوف کیا ھندو بٹنڈا کو گئے اور یہہ شہر ایک سال کے محاصرے کے بعد فتح ھوا *

کہتے ھیں کہ اِس فتح کے بعد پرتھي راج نے اپني سلطنت کي فکر چھوڑ دي اور اپنے تئیں کاھلي میں ڈال دیا اور حرموں میں رھنا شروع کیا مگر اُسکے دشمن محمد کا طریقہ اُسسے بہت مختلف تھا وہ اِس شکست سے بہت سوچ میں رھتا تھا اور اپنے دوستوں سے کہا تھا کہ نہ وہ کبھي آرام سے سوتا تھا اور نہ وہ کبھي بیداري میں بےفکر اور بے تشویش رھتا تھا اور اُسکا ارادہ تھا کہ اُن بت پرستوں سے اپني گئي ھوئي عزت کو پھر حاصل کرے نہیں تو اِسھي اراد ے میں اپني زندگي کو کھووے آخر کو محمد نے اپني فوج کو جمع کرکے اور کسي عالم کے

کہنے سے اُن رسوا سرداروں کو بھر اپنے اپنے عہد سے دیگر
بیس ہزار سوار سے جوکہ تاتار کی نہایت وحشی قوموں
میں سے چنی تھی چلا اور سندھ دریا کے پار ہوا پہلے
اُسنے پرتھی راج کو سفیر کی زبانی کہلا بھیجا کہ تو
مسلمانی مذہب اختیار کر نہیں تو تجھکو اِسکے بڑے
نتیجے ملینگے پرتھی راج نے اُسکا نہایت غرور سے جواب
دیا مگر وہ اپنے عیش اور عشرت میں اِسقدر گرفتار
تھا کہ اگر اُسکا سالا چیتوڑ کا راجا کوشش نہ کرتا تو
اغلب وہ مسلمانی فوج سے جوکہ ہندوستان پر ایک
دریا کے قہار کے مانند اُمڑی ہوئی چلی آتی تھی ضرور
گھر جاتا سمارسی چیتوڑ والا جوکہ اُس زمانے کے
نہایت بہادروں میں تھا دہلی کی مدد کے واسطے تین
ہزار چیدہ فوج سے جن میں سے بہت کم بھر اُلٹے گئے
ہونگے اپنے دارالخلافہ سے چلا گجرات اور قنوج کے
راجا جوکہ شمال میں بہت زبردست تھے اُس لڑائی کا
بےفکری کے ساتھہ تماشا کرتے رہے اور اُنھوں نے دہلی
کے راجا کو جسسے کہ وے کمال دشمنی رکھتے تھے تنہا
اُس حملے کے صدمہ اُٹھانے کے واسطے چھوڑ دیا اور اُس
بات پر کچھہ خیال نکیا کہ دہلی کے مفتوح ہونے کے بعد
غنیم میں اور اُنکے ملک میں کوئی روک باقی نرہے گی
باوجودیکہ قنوج اور گجرات کے راجا اُس عام مصیبت کی

دفعہ کرنے میں شریک نہوے پھر بھي دہلي کے جھنڈے کے نیچے ڈیرہ سو سرداروں سے کم جمع نہو ئے اور کہتے ہیں کہ اُسوقت میں پیادوں کے سوا کم سے کم تین لاکھہ سوار اور تین ہزار ہاتي کے قریب فوج اکٹھي ہوئي اُن سب راجوں نے محمد کو گستاخانہ کہلا بھیجا کہ تجھکو اختیار ہی کہ بے مزاحمت اُلٹا پھر جا محمد نے اُسکے جواب میں عاجزي سے کہا کہ میں صرف اپنے بھائي کا نائب ہوں اور تمھارے کہنے کے بموجب میں اپنے بھائي سے استمزاج کرونگا ہندوٴں نے اُس جواب سے بے اندیشہ ہوکر تمام رات عیش اور عشرت میں کھوئي کا گر دریا دونوں لشکرونکے بیچ میں تھا محمد اُنکے غافل ہونے سے قابو پاکر رات کو دریا سے مع فوج کے اُترگیا اور فجرکو جب تک دشمنوں کا خمار بھي نہیں گیا تھا اُسنے حملہ شروع کیا وہ ہندوٴنکے سامنے ایک ایک غول لاتا گیا اور دن ڈھلے جب کہ وے تھک گئے تھے خود باقي فوج سے جوکہ اب تک نہیں لڑي تھي مقابل ہوا اور سب کو شکست دیتا گیا ہندو شکست پاکر بھاگے چیتوڑ کا راجا اپنے راجپوتونکو لیکر خوب لڑا اور مارا گیا دہلي کا راجا دشمن کے ہات گرفتار ہوا اور مسلمانوں نے ہندوٴنکے لشکر میں سے بہت دولت لي اُس شکست کي خبر سنے سے بڑے شہروں نے

مسلمانونکي تابعداري اختيارکي محمد نے خود چينوڑ ميں جاکر اُسکو فتح کيا اور وہاں کے ہزاروں باشندوں کو قتل کيا پھر وہ دہلي کو گھيرنے کے واسطے چلا مگر وہاں کے راجا نے جوکہ پہلے راجا کا بيٹا تھا اور اُسکے مرنے کے بعد تخت پر بيٹھا تھا اُسکي تابعداري اختيار کي اِس سبب سے اُسنے اُس شہر کو لوٹ سے بچا ديا اور اپنے عزيز مصاحب قطب الدين کو جوکہ سابق ميں اُسکا غلام تھا ايک بہت فوج کے ساتھہ شہر کے متصل چھوڑ کر اپ غزنين کو چلا اور راہ ميں ہر ايک مشہور جگھہ کو لوٹ تا گيا قطب الدين نے جوکہ اپنے اقا کے طرح بہت عزم اور لياقت رکھتا تھا جلد ميرٹھہ کو اپنے قبضہ ميں لاکر بعد ازان خود دار الخلافة کو ليکر اُسکو اپنا دار الحکومت بنايا اِس سبب سے يہہ مقولہ کہ دہلي ميں مسلماني سلطنت ايک غلام نے بناکي تھي نکلا ھي اِسطرح سے آخرکو دہلي ميں ھندوٗ نکے سلطنت نيست ھوگئي *

قنوج اور گجرات کے راجے جوکہ حسد سے اپنے دشمن دہلي کے راجہ کي سلطنت کو محمد کے ھات سے تباہ ھوتے ھوئے ديکھنے سے خوش ھو رہے تھے اُنکو بھي جلد محمد کي فوج کا صدمہ اُٹھانا پڑا محمد مدت تک غزنين ميں نہ ٹھہرا بلکہ اپني فوج

میں نئے سپاھي بھرتي کرکے پھر سندھ دریا سے پار ھوا
اور جی چندر آخیر بادشاہ قنوج پر چلا چندوار اور
اٹابہ کے بیچ میں ایک مقام پر لڑائي ھوئي جس میں
کہ ھندو راجا شکست پاکر قطب الدین کے تیرسے مارا گیا
بہت سے ھندو قتل ھوئے سات سو ھاتیوں میں سے
جوکہ راجہ مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا نوے ھاتي
دشمنونکے ھات لگے جن میں ایک سفید ھاتي تھا جسسے
معلوم ھوتا ھی کہ اسوقت میں قنوج کے راجا بھي بدھ کا
مذھب مانتے تھے محمد نے فتح کرتے کرتے آسني کے
قلعہ کو جہانکہ راجہ کا خزانہ رکھا تھا لے لیا اور بنارس میں
جاکر شہر کو لوٹا اور ایکھزار مندرونکو مسمار کیا ایک
مورخ لکھتا ھی کہ اُسوقت میں مسلماني فوج چین کي
حد تک پہنچي تھي مگر اِس بات کي سند درکار ھی
محمد نے ھندوؤنکي طاقت گنگا کنارے کے ملکوں سے
بالکل غارت کرکے اور بہت سي لوٹ لیکر اپنے دار الخلافة
کو جوکہ سندھ کے پار تھا کوچ کیا شمال کے تمام
زورآور راجوں میں صرف نرھوالا جو گجرات کے راجہ کا
دار الخلافة تھا اکیلا رھا اور اُسپر دوسرے برس قطب الدین
چلا اور اُس ملک کو ھر طرف سے لوٹ کر اپنا مطیع کیا
اِسطرح سے صرف تین برس کے تھوڑے سے عرصہ میں
شمال میں سے ھندوؤنکي طاقت بالکل جاتي رھي اور اُس

دن سے آج تک اُنہوں نے کبھی اپنی حکومت پھر نہیں حاصل کی ھی دار الخلافة دہلي کے مفتوح ھونے کے بعد دوچار قلعه جو باقي رهے تھے وے ایک ایک کرکے چالاک قطب الدین کے ھات لگتے گئے *

ایک کتاب میں جوکه طوالت میں مہا بھارت کے برابر ھی اور جسکے پڑھنے سے مہابھارت کي طرح دل میں عزم پیدا ھوتا ھی اور جوکه شہرت میں بھي اِسیقدر ھي شاعر چند نے هندو راجونکي حرکت مد بوجي کے حال کو شعروں میں بہت اچھي طرح سے لکھا ھی یہه شاعر راجپوتونکے بہادري اور نسل دونونکا ذکر لکھتا ھی اور اُسکے شعرونمیں راجپوتونکے ۳۶ چھتیس تومیں اب تک اپنے بزرگونکي بہادري کے ذکر کو بہت شوق سے پڑھتے ہیں جوکه لڑائي کے موج سے سیر ھوتے تھے جب جنگ کي طغیاني کے ابر ہما چل پر سے اُترتے تھے *

چند مدت بعد محمد اپنے بھائي کے مرنے کا حال سن کے غزنین کو گیا چنانچہ دستور کے موافق اُسکے سر پر تاج رکھا گیا مگر وہ مدت تک زندہ نرہا وہ اپنی سلطنت کو پچھم کے طرف پھیلانا چاھتا تھا لیکن اُسنے شکست پائي اور اُسکو بھاگنا پڑا گکروں کے بہادر اور وحشي قوم جوکه نیلاب کے کنارے پر رہتے تھے مدت سے مسلمانوں پر ایسے ظلم کرتے تھے که پشاور اور هندوستان کي

اصل ورفت میں ھرج آگیا تھا محمد نے اُنپر اپنے قدیمي شجاعت کے سات حملہ کیا اور اُنکے تئیں صرف اپنا مطیع ھي نہ کیا بلکہ ایکسر مسلمان کرڈالا مگر جب کہ محمد غزنین کو پھر جاتا تھا تب اُسکو خیمہ میں سوتے وقت اُس قوم کے دو آدمیوں نے مار ڈالا محمد نے بتیس برس تک سلطنت کي جس میں اُنتیس برس تک اپنے بھائي کي نیابت کي اور تین برس تک خود بادشاہ رہا خزانہ جو کہ وہ چھوڑ گیا بیشمار تھا اور اُس بات پر کہ صرف جواھرات اُسکے پاس پانچ من وزن میں تھے خیال کرنے سے معلوم ھوگا کہ اُس خزانہ کي مالیت کس قدر ھوگي اِس خزانہ کو اُسنے ھندوستان پر نو دفع حملہ کر کے جمع کیا تھا اور ھرایک دفع وہ ھندوستان میں سے جتنا مال کہ اُسکے ھات لگ سکا لوٹ لے گیا تھا *

دسویں فصـــــــــل

محمد غوري کي سلطنت کے اخیر پر چنگیزخان نے مغل کي سلطنت کو بنا کیا اُن وسیع کوھستان میں جو کہ بحیرہ خزر یعنے کاسپیان اور چین اور سئیبیریا کے مابین میں واقع ھیں اور جہاں کہ قدیم زمانہ میں ھوں اور ترکوں کے قوم رہا کرتي تھیں اِس زمانہ میں بھتیرے قومیں جنگي گلہ بانونکي جنکا کہ جاے سکونت مقرري نہ تھا

بسا کرتے تھے جب کہ یہہ لوگ اِتنے زیادہ ہونے لگے کہ اُنکے تئیں خوراک بہم نہ ہو سکے تب وے تلوار ہات میں لے کر جنوب کے طرف چلے اور وہاں کے باشندونکو نکال کر اُنکے ملک پر قابض ہوگئے جنوب کے ملکوں پر اِس قسم کے کئي حملہ ہوئے تھے جنکے بعد چنگیز خان نے حملہ کیا جس نے کہ یورپ کے درمیان سے لیکر ایشا کے مشرقي حدوں تک بربادي کردي چنگیز خان کا باپ اُن گلہ بانونکے تیرہ قوموں پر جن میں کہ قریب چالیس ہزار جرار آدمي تھے حکومت کرتا تھا چالیس برس کي عمر میں چنگیز خان نے آسپاس کے قوموں پر اپني حکومت قایم کرکے اور فاصلہ پر کئي ملکوں تک اپني سلطنت پھیلانے کي تیاري کے ایک عام مجمع میں جہانکہ مغل اِکٹھے ہوے تھے چنگیز خان ایک نمدہ پر جوکہ مدت تک بطور تبرک کے رہا بیٹھا تھا اُسکو خان عظیم یا کہ شہنشاہ مغل اور تاتاریونکا مشتہر کیا اُسنے کسي طورکي تعلیم نہیں پائي تھي بلکہ لکھنے پڑھنے سے بھي وہ بیخبر تھا اور اُسکے قوم کے بہت سے لوگ اِسہي طور سے جاہل تھے اور اُسنے صرف اپني طبعي ہوشیاري اور حوصلہ سے اور اپنے رفیقونکي شجاعت کي اعانت سے دنیا میں اتني تبدیلي کردي *

اپنے دیس کے جنگلي قومونکو تابعداري میں لاکر

وہ شمال کے تمام گلہ بانونکے قوم کا بادشاہ ہوا اِس قوم
میں لاکہوں گلہ بان اور سپاہی تھے جوکہ اپنے سردار کے
طرح صاحب عزم تھے اور جنوب کے نرم اور مالدار
باشندوں پر حملہ کرنے کو بیصبر ہورہے تھے اُنہوں نے
چین پر بہت زور شور سے چڑھائی کی تھی اور چین کی
دیوار سے گذر کر نوے شہر لے لئے اور وہانکا بادشاہ
دریاے زرد کے جنوب سمت جانے اور شمالی ملک
چنگیزخان کے لئے چھوڑ دینے کو مجبور ہوا پچہم کے
طرف چنگیزخان کا ملک سلطان خوارزم کی حد تک تھا
جوکہ خلیج فارس سے لیکر دریاے سندہ تک ملک اپنے
قبضہ میں رکھتا تھا اِس بادشاہ سے جوکہ اُس زمانہ کے
تمام مسلمانونمیں زبردست تھا مغل صلح رکھا چاھتا تھا
مگر محمد نے اُسکے تین ایلچیونکو مروا ڈالا اور اِس
بے ادائی پر اغماض نہین ہوسکتا تھا سات لاکھہ فوج
لیکر چنگیز خان ایک بڑی طوفان کے طرح خوارزم کی
سلطنت پر چلا اور چار لاکھہ آدمیونکی فوج نے اُسکا سامنا
کیا پہلی لڑائی میں ایک لاکھہ ساٹھہ ہزار خوارزمی
مارے گئے اور محمد نے میدان میں مغل کا سامنا
کرنا ناممکن جانکر اپنے سپاہیونکو اُن شہروںمیں جوکہ
چنگیزخان کا اُسکے دانست میں خوب مقابلہ کرسکتے تقسیم
کیا مگر دس بڑے بڑے شہر فتحمندونکے ہات لگے

اور خوارزم کا سلطان میدان اور قلعہ میں شکست پاکر
بحیرہ خزر کے ایک ویران جزیرہ میں تنہا جاکر مرگیا
اِس بحیرہ سے لیکر سندھ دریا تک جوکہ ایکھزار میل سے
زیادہ فاصلہ ہوگا تمام ولایت مغلوں نے غارت کی اور
پان سو برس بھی جوکہ جب سے گذری ہونگی غارتونکے
درست کرنیکے واسطے کافی نہیں ہوئیں بہادر جلال الدین
بیٹا محمد خوارزمی کا مغلونسے ہرایک مقام پر لڑا اور
اُسنے کئی بار اُنسے مزاحمت کی لیکن اُنکے تئیں روک دینا
اُسکی طاقت سے باہر تھا اُنکے سامنے سے ہٹتے ہٹتے وہ
دریاے سندھ کے کنارے پر پہنچا اور اُس دریا میں اُسنے
مع چند رفیقونکے اپنا گھوڑا ڈال دیا اِس اُمید سے کہ
ہندوستان میں اُسکے تئیں کوئی پناہ ملے گی مگر اُسمیں
وہ مایوس ہوا چنگیز خان کی فوج لوٹ لیکر اپنے وطن
کے میدانونمیں جاکر رہنا چاہتی تھی اور اُنکے سردار نے
اُلٹے پھرنے کا اور اُن شہرونکو جوکہ اُسنے غارت کئے تھے
پھر آباد کرنیکا اقرار کیا اور اپنی فوج کو جیحون اور سیحون
دریا کے پار لے گیا وہاں وہ اپنے دو سپہ سالارونسے ملا
جنکو کہ اُسنے ایران کے مغربی حصہ کی مطیع کرنے کے
واسطے بھیجا تھا اور اُنھوں نے صرف کامل فتح ہی نہ پائی
بلکہ بحیرہ خزر کے کنارونکے گرد فتح کرتے چلے گئے اور
ایسی مہم جب تک کبھی نہوئی تھی اور نہ جب سے

کبھي کسي نے اُس مہم کے کرنے کا ارادہ کیا ھی
چنگیزخان اپنے وطن کو گیا اور اپنے بیٹونکو چین
کي فتح تمام کرنے کي وصیت کر کے سنہ ١٢٢٧ع
میں مرگیا همنے اُس زبردست بادشاہ کے لڑنے کا حال
اسواسطے لکھا ھی کہ اگرچہ اُسنے هندوستان کي سرزمین پر
حملہ نہ کیا پھر بھي اُسنے دریاے سندھ کے پچھم کے
ملکونکا حال بالکل تبدیل کر ڈالا جہانکہ مغلوں نے
اُسوقت سے ایسا غلبہ پایا جسسے هندوستان کے
اِنتظام میں بہت فرق ھوا اُسکي اولاد کي لاثاني فتوحات کا
ذکر هندوستان کي تواریخ سے علاقہ نہیں رکھتا ھی بلکہ
عام تواریخ سے متعلق ھی اِسیواسطے صرف اتنا ھي بیان
کرنا کافي ھی کہ وے هندوستان کے گرد همیشہ رھتے
تھے اور قابو پاکر حملہ کرتے تھے لیکن اُسکے ٹھیک
دوسو ننانوے برس بعد مغلوں نے سلطان بابر کي
سرداري میں هندوستان کي سلطنت پر قبضہ پایا *

محمد غوري کوئي لڑکا نہیں رکھتا تھا اُسنے اپنے غلاموں
میں سے بہت هوشیارونکو تربیت کیا جنکو کہ اُسنے بقدر
لیاقت کے ممتاز عہدے دیئے سب میں مشہور قطب الدین
ایبک تھا جسنے سب سے پہلے هندوستان میں مسلماني
سلطنت مقرر کي وہ محمد کے ساتھہ هندوستان میں
اُسوقت آیا تھا جب کہ اُسنے سندھہ کے پار مہم کي تھي جیسا

که همنے بیان کیا هی اور جب محمد اپنے دارالخلافة کو
پھرا تب اُسنے اُسکي بهادري اور لیاقت کے انعام میں
اُسکو دهلی کے متصل کي فوج کا حاکم کیا دهلي جلد
اُسکے قبضه میں آئي جسے اُسنے اپنا دار الحکومت
بنایا اُسنے اپنے آقاکے ارادے پر هندوئں کي آزادي کهونے
میں اسقدر کوشش سے عمل کیا که هندوٴنکي طاقت کا زائل
هونا محمد کے بهادر حمله کي نسبت اُسکے قوي اور
مدامي حملوں سے زیاده تر منسوب هوسکتا هی اگرچه
وه بڑي طاقت رکهتا تها اور ایک فتح مند لشکر اُسکے زیر
حکم تها اور اپنے بادشاه کي نظر سے بهت دور تها پھر بهي اُسکي
تابعداري میں مستحکم رها لیکن اُس میں شبهه نهیں هی
که وه خود مختار هونے کے اچھے قابو کا منتظر تها *

هندوستان میں جو مسلمانونکي سلطنت قدیم
بادشا هونکے دار الخلافة میں مقرر هوئي اِس سبب سے
مسلمانونکو اور زیاده فتح کرنیکا عزم پیدا هوا قطب الدین
نے جوکه اِس ارادے کي تعمیل کے واسطے متعین هوا تها
هندوستانکے شمالي راجونکو مطیع کرتے هي بختیار خلجي کو
بهار کے فتح کرنیکے واسطے مع فوج کے بهیجا قطب الدین نے
بختیار کو بطور غلام کے مول لیا تها جوکه باوجود جسم کے بدڈول
هونے کے اپنے مالک کي خدمت میں صرف عقلمندي
کے باعث سے ترقي پاتا گیا سنه ۱۱۹۹ ع میں وه فوج لیکر

بہار کو چلا اور اُسکے دارالخلافۃ کو لوٹ کرکے تمام ولایت کو اپنا مطیع کیا اور دو برس کے عرصے میں لوٹ لیکر اپنے مالک کے پاس دہلي میں آیا اِس فخر کے حاصل کرنے سے لوگ اُسکے دشمن ہوگئے اور وے قطب الدین کے دلکو اُسکي طرف سے ہٹا دینے کے درپے ہوئے ایک دفعہ دربار عام میں بہار کے فتح کا ذکر شروع ہوا جسپر کہ حاسد دربار والوں نے کہا کہ فتح کرنے والے کي شجاعت کا اِمتحان ایک ہاتھي کے ساتھہ لڑنے سے بخوبي معلوم ہوجاویگا قطب الدین نے جوکہ پہلے ہي سے اپنے سپہ سالار پر رشک کرتا تھا اِس بات کو قبول کیا اور ایک مست ہاتھي منگواکر اِس بہادر پر چھوڑا اُسنے ہاتھي کے پہلے حملے کو چالاکي سے بچاکر اُسکي سونڈ پر کمال زور سے حربہ مارا کہ وہ چلاکر بھاگا اِس لڑائي کا نتیجہ دیکھہ کے بختیار کے دشمن گھبرائے اور اِس سبب سے قطب الدین نے اُسکي اور زیادہ قدر کي اور بہار کي حکومت اُسکو پھر دي اور بنگالہ کے فتح کرنے کا حکم دیا*

بنگالہ مدت سے بید یعنے حکیموں کے خاندان کي حکومت میں تھا اِس خاندان سے ایک سمت شروع ہوا جوکہ اُنکے تباہ ہونیکے بعد کئي سو برس تک جاري رہا آخر کو اکبر نے اُس سمت کو بے رواج کیا اُسوقت میں بنگالہ کے تخت پر لچھمن سین. راج کرتا تھا جوکہ اخیر

هندو راجا تھا اور جسکی عمر اسسي برس کي هوگي اُسکے
پیدا هونے سے پیشتر اُسکا باپ مرگیا اور هندوستاني مورخ
لکھتے هیں که موافق کہنے نجومیونکے اُسکے پیدا هونے میں
دیر لگانے کے لئے ایسي تدبیریں کي گئیں جنسے اُسکي ماںنے
وفات پائي وہ پیدا هوتے هي تخت پر بیٹھایا گیا اور اگرچه
اُسکي سلطنت طول کے سبب سے مشهور هی لیکن اُسکے
رحم فیاضي اور منصفي کے باعث سے وہ اور بھي زیادہ ممتاز
هوئي وہ اکثر ندیا میں رہا کرتا تھا مگر ظاهر هوتا هی
که بنارس کے بادشاهي خاندان کے تباہ هونے سے
اسنے شمال میں اپني سلطنت پھیلائي اور قدیمي شهر
گوڑ یا که لکھنوتي میں بھي کبھي کبھي مقام پکڑا *

بختیار کا ارادہ ندیا کے دربار سے پوشیدہ نرہ سکا اور
کہتے هیں که برهمنوں نے راجه کے پاس جاکر اُسسے یهہ بات
کہي که آپکي پوراني کتابونمیں لکھا هی که ایک وقت
ایسا هوگا که بنگاله کو ترک اپنا مطیع کرینگے اور اُنکے
تئیں یقین هوا که وہ ساعت اب آن پہنچي هی اِسیواسطے
اُنہوں نے اسبھي فوج کے مسلح کرنے اور دشمن
کے مقابله کرنے کي نصیحت نه دي بلکه کسي دور اور
محفوظ جگہه میں چلا جانے کي صلاح دي پیر وضعیف بادشاہ
نے اُس نصیحت کو نه مانا مگر امیر اُمراؤں نے اپنے اپنے
گھر وبار کو اڑیسه کي طرف بھیج دیا *

هندوستان کي تواريخ ميں بنگاله کے مطيع هونے
کے سوائے شايد که کوئي ايسي واردات درج نهوگي جوکه
مغلوبوں کو اتنا بيغيرتي کا موجب هو هم ابهي دريافت کرچکے
هيں که دهلي کے راجه نے اپني نهايت بهادر فوج ليکر دشمن
کا سامنا کيا اور جب اُسکے سپاهيونکي لاشوں سے ميدان بهر
گيا تب اپني آزادي اور سلطنت کو هاتهه سے ديا قنوج کا راجه
اپني آزادي کے بچانے ميں جوانمردي سے مارا گيا چيتوڑ اور
گجرات کے راجوں نے نهايت کوشش سے اپني آزادي کو بدون
بهادرانه مقابلونکے نچهوڑا مگر بنگاله خود بخود مطيع هوگيا
اگرچه بختيار دو برس سے بنگاله کي حدود پر پهر رها تها مگر
اُسکا سامنا کرنے کے لئے کچهه تياري نهوئي وه نديا تک
بے انديشه اپني فوج ليکر چلا آيا اور اپني فوج کو تهوڑے
سے فاصله پر چهوڑکر آپ شهر ميں صرف ستره سپاهيوں
سے گهسا اور بادشاه کے همراهيونکو قتل کرنے لگا بادشاه
جو اسوقت کهانا کها رها تها رعيت کي شور اور غل کو
سنکر چونکا اور يهه سنکر که دشمن آن پهنچا ايک
پوشيده دروازے کي راه سے بهاگا اور ايک چهوٹي سي
کشتي پر سوار هوکر جب تک که وه جگرناتهه ميں جوکه
اڑيسه ميں هي نه پهنچا تب تک کهيں نه ٹهرا اور اسطرح سے
بنگاله ميں خود مختار سلطنت هندؤنکي تمام هوئي *

بختيار نے نديا ميں داخل هوکر اپنے سپاهيونکو لوٹ

کرنے کي اجازت دي اور پھر فورا گوڑ کو چلا جہانکہ
اُسکي حکومت ايسي هي آساني سے مقرر هوئي اور وهاں
اسنے اسهي قدر نقصان کيا هندوئنکے مندر ڈھائے گئے اور
اُنکے مصالحه سے مسجديں اور مدرسے اور سرائيں مسلمانونکے
واسطے تعمير هوئيں کل ايک برس ميں تمام ملک مطيع هوا
اور اُسدن سے پلاسي کي لڑائي تک جسسے که مسلمانونکي
طاقت غارت هوئي يعنے ساڑے پانسو برس کے عرصه
ميں بنگاله کے هندوں نے کبھي اپني آزادي کے حاصل
کرنے کے واسطے کچھه کوشش نکي *

بختيار نے بنگاله کو مطيع کر کے تبت اور بوتان ميں
اپني فوج لے جانيکا اراده کيا مگر اُسکو معلوم هوا که دلاور
پهاڑيونکے جوکه هماليا کي گھاٹيونميں رهتے تھے فتح
کرنے ميں اور ميدان کے حليم باشندونکے مطيع کرنے ميں
بهت فرق تھا تدبيرات جنکو که اُسنے اُس مهم کے کرنے
ميں قرار ديا وے خود اُس مهم کي طرح نامناسب تهيں
وه دس هزار سوار ليکر ان پهاڑوں پر چڑھنے کے اراده سے
چلا جوکه درميان هندوستان تاتار اور چين کے هيں
معلوم هوتا هي که ايک شخص جسکو که وه مسلماني
مذهب ميں لايا تھا اُسکي رهبري کر کے اُسکو مگهه
پهاڑوں پر سے اتار کے برهما پوتر دريا کو جوکه آسام ميں
واقع هي لے گيا اور اگرچه اِس دريا کا نام بوگ متي کهلاتا

هی لیکن چونکه اُسکا پاٹ گنگا سے تکنا هی اور سمندر
میں ملجاتا هی اِسلئے یهه دریا برهما پوتر کے سوا کوئي
اور نهیں تهہر سکتا دس دن تک فوج اُس دریا کے
کنارے کنارے چلي گئي آخرکو وے ایک پتهر کے
پل پر جسمیں که بائیس در تهے پهنچي اور اُسسے پار
هوگئي وه اور پندره دن تک نهایت سخت گهاٹیوں میں
چلتي گئي آخرکو وه تبت کے ایک وسیع میدان میں
پهنچي اور تهوڑي سي دیر کے بعد ایک خوب قلعه بند
شهر میں داخل هوئي جهانکه باشندوں نے خوب دلیري سے اُنکا
مقابله کیا اُنکے سلاح بانس کے تهے جوکه باهم کچے ریشم
سے بندهے هوئے تهے مسلمان دن بهر خوب لڑکے اپنے
خیمه میں صرف دوچار قیدي لیکر پهرے جنکي زباني
اُنکو دریافت هوا که پندره میل کے فاصله پر ایک بڑا سا
قلعه بند شهر هی جسکو که کرم پٹن کهتے هیں اور اُسمیں
براهمن اور بوتاني کے باشندے جنکا سردار عیسائي
مذهب هی رها کرتے هیں اور بهادر تاتاریونکا ایک
بڑا لشکر اِس سردار کا نوکر هی اور ایکهزار یا که پندره
سو ٹانگن ٹٹو کهتے هیں هر روز بازار میں لگا کرتے
هیں اِس خبر کے سننے سے بختیار کو اندیشه پیدا هوا
اور اُسنے وهانسے فورا اُلٹا پهر جانے کا اراده کیا
باشندوں نے تمام دانه اور چاره میں آگ دے دي اور

هر طرح سے راہ میں اُسکی مزاحمت کی آخر کو بڑی مشکل سے وہ اسہی پل پر پہنچا لیکن دریافت ہوا کہ اُس فوج کے بدلہ جسکو کہ اسہی راہ کے کھلا رکھنے کے واسطے پیچھے چھوڑا تھا اسام کے بادشاہ نے اُسپر تصرف کر لیا اور پل کے دو درونکو توڑ ڈالا اسام والوں نے مسلمانونکو گھیر لیا جوکہ اپنے بچاؤ کے واسطے دریا میں جہانکہ پایاب ہو راہ تلاش کرنے کو مجبور ہوئے انبوہ کے انبوہ دریا میں ڈوب گئے اور تھوڑے سے کنارے پر پہنچے اور اُنمیں اُنکا سردار بھی تھا جوکہ باقی فوج لیکر بنگالہ کو پھرا جہانکہ وہ غم میں گرفتار ہوکے تین برس بعد مرگیا ایک سو تیس برس تک بنگالہ دہلی کی سلطنت میں شامل رہا اگرچہ دوری کے سبب سے صوبہ دار خود مختار ہوجانے کا اکثر ارادہ کرتے تھے جسمیں کہ بعض اوقات وے تھوڑا بہت ظفر یاب ہوتے تھے *

سنہ ۱۲۰۶ع میں محمد غوری نے وفات پائی چونکہ وہ کوئی لڑکا نچھوڑ مرا تھا اسلئے بادشاہت کے واسطے جھگڑا واقع ہوا قطب الدین حاکم دہلی کا ساری سلطنت میں سب سے طاقتمند تھا مگر محمود محمد کے بھتیجے نے غور کو اپنے قبضے میں رکھا دوسرے صوبہ دار الدوز نے کابل اور قندھار پر قبضہ کر لیا اور

قطب الدین نے ہندوستان کی سلطنت کا دعوی کیا الدوز نے
قطب الدین سے مقابلہ کیا مگر شکست پائی قطب الدین فتوحات
کرتے کرتے غزنی کو چلا جہانکہ اُسکے سر پر تاج رکھا گیا
مگر اُسنے جلد اپنے تئیں سستی میں ڈال دیا الدوز کو
یہہ بات دریافت ہوئی اور اُسنے یکایک اُسپر حملہ کیا
اور اُسکو پھر ہندوستان میں ہٹا دیا جسپر کہ اُسوقت سے
لاچار ہوکر قطب الدین نے قناعت کی اِسیواسطے اُسکے تئیں
جو ہندوستان کا پہلا اصلی مسلمان بادشاہ خیال کرتے
ہیں تو یہہ درست ہی اُسنے بہت ہوشیاری اور
لیاقت سے ہندوستان پر سلطنت کی اگرچہ تخت پر وہ
مدت تک نرہا کیونکہ وہ اپنے اتا محمد سے پانچ برس
بعد سنہ ١٢١٠ ع میں مرگیا اُسہی عرصہ میں تکاش
خوارزمی نے دریاے سندھ کے پچھم کو ایک نئی اور
مستحکم سلطنت مقرر کی اُسنے تمام فارس کو مطیع کیا اور
تھوڑی سی مدت بعد اُسنے الدوز پر غلبہ کرکے غزنی غور
اور دریاے سندھ کے تمام ملکوں کو اپنی سلطنت میں
شامل کرلیا *

قطب الدین کے مرنے کے بعد اُسکا بیٹا ارام دہلی کے
تخت پر بیٹھا مگر وہ اپنی بڑی سلطنت پر جوکہ اب تک
اچھی طرح سے مستحکم نہوئی تھی بالکل حکومت
کرنیکے نالایق تھا ایک برس کے عرصے میں اُسکو

شمس الدین التمش نے جوکہ ایک عمدہ خاندان
میں سے تھا مگر بچپن میں وہ غلامي میں بیچا گیا تھا
اور قطب الدین نے اُسکو خریدا تھا اور اُسکے تئیں
ہونہار دیکھکر اپني بیٹي سے اُسکي شادي کردي تھي
اور بہت بڑا درجہ کر دیا تھا سنہ ١٢١١ ع میں التمش تخت پر
بیٹھا اور پچیس برس تک سلطنت کي اُسکي سلطنت کے
دسویں سال میں جلال الدین جوکہ خوارزم کي بڑي
سلطنت کا بادشاہ تھا اور جسکو کہ مغلوں نے وہانسے نکال
دیا تھا ہندوستان میں آیا اور التمش کي فوج نے اُسکا
مقابلہ کیا التمش اکثر مسلمان صوبہ دارونکے زیر کرنے
میں مصروف رہتا تھا جوکہ خود مختار ہونے کا ارادہ
کرتے تھے سب صوبہ داروں میں بنگالہ کا صوبہ دار بڑا تھا
جسنے مدت سے خراج نہیں دیا تھا التمش نے اُسپر
کوچ کیا اور دار الحکومت گوڑ کو لیکر اپنے نام کا سکہ
رایج کیا اور اپنے بیٹے کو اُس صوبہ کا صوبہ دار بنایا
التمش نے ہندوؤں پر بھي فوج کشي کي جوکہ اُسوقت تک
بالکل مطیع نہیں ہوئے تھے ایک برس کے حصار کے بعد
اُسنے گوالیار کو فتح کیا اور پھر مالوہ کي طرف کوچ کرکے
اوجین کو لیا اور عظیم الشان مندر مہاکال کو جسکو کہ
بارہ سو برس پہلے اُس شہر میں بکرماجیت نے بنایا تھا
غارت کیا بکرماجیت کي مورت کو مع دیبي کي مورت کے

وہ دہلي ميں لے آيا اور جامع مسجد کے دروازہ پر
اُنکو تڑوا ڈالا *

التمش کے بعد اُسکا بيٹا بادشاہ ہوا جسنے اپنے
تئيں جواني کي عيش وعشرت ميں ڈال ديا اُسکو چھہ
مہينے کے بعد اميروں نے تخت پر سے اُتارکر شاہزادي
رضيہ التمش کي بيٹي کو تخت پر بٹھلايا يہہ عورت
بہت لياقت دار تھي اور اپنے باپ کي زندگي ميں
حکومت کرنے کي عادت رکھتي تھي پہلے اُسنے بہت ضبط اور
ہوشياري سے حکومت کي ليکن ايک حبشي پر جسسے کہ
وہ مربوط تھي نہايت غير مناسب مہرباني کرنے لگي
اِس سبب سے امير ناراض ہوئے اور اُنہونے اُسکو
تخت پر سے اُتارنے کے لئے فوج جمع کي وہ پکڑي گئي
اور بٹھنڈا کے قلعہ ميں قيد ہوئي جہانکے حاکم کو اُسنے فريفتہ
کرکر اُسکے ساتھہ شادي کرلي اور اُسيکے زير حکم فوج جمع
کرکے تخت کے واسطے دو بار سخت حملے کئے مگر دونو
دفعہ شکست پائي پچھلي لڑائي ميں وہ مع اپنے شوہر
کے دشمنونکے ہات، پڑي اور تين برس چھہ مہينے
کي سلطنت کے بعد ماري گئي بہرام اور مسعود نے
جوکہ اُسکے بعد بادشاہ ہوئے کل چھہ برس سے زيادہ
سلطنت نکي اور اِس عرصہ ميں کوئي بيان کے قابل
واردات واقع نہوئي مگر صرف يہہ کہ سنہ ۱۲۴۴ ع

میں مغلوں نے تبت کي راہ سے بنگالہ کے مشرقي ملکوں پر حملہ کیا ہمنے آگے لکھا ھی کہ چنگیزخان کي اولاد نے چین کو تمام فتح کیا اور خیال کرتے ھیں کہ چین کي سرحد کے ملک پر سے اُنھوں نے بنگالہ پر حملہ کرنے کے واسطے فوج بھیجي تھي اُس حملہ کو چین والونسے منسوب کرتے ھیں مگر حقیقت میں وہ مغلوں کے حملونکا آخري صدمہ تھا *

سنہ ۱۲۴۶ ع میں نظیرالدین بیتا التمش کا جوکہ پہلے بنگالہ کا صوبہ دار مقرر ھوا تھا اب دہلي کے تخت پر بیتھا اُسکے باپ کي بیگم نے جو اُسکے تئیں بہت تکلیف میں رکھا تھا اور ایک قیدخانہ میں ڈال دیا جہاں اُسنے اپنے لکھنے محنت مزوري سے روٹي کھانے کا گذارا کیا اِس سبب سے ملایمي اعتدالي اور دانائي اُسکي مزاج میں بہت آگئي تھي تخت پر بیتھہ کے اُسنے صاحب علمونکي بہت قدر داني کي اور شاعروں نے اُسکي تعریف لکھنے میں ایکدوسرے کي ھمسري کي اُسنے باپنے بہنوئي بلبن یعنے بالن کو اپنا وزیر اعظم مقرر کیا اُس شخص سے بہتر کوئي اور تجویز نہیں ھو سکتا تھا کیونکہ بالن اپنے عصر میں سب سے بڑا تدبیرداں اور بہادر تھا اُسکے اِنتظام سے تمام ملک آباد ھوگیا اور اُن ھندو راجونکے زیر کرنے سے جوکہ تھوڑے بہت سرخود تھے سلطنت

نے خوب اِستحکام پایا مگر بڑا اندیشہ پچھم کي طرف سے تھا جہانکہ مغلوں نے غزنین کابل قندھار بلخ اور ہرات میں قیام پکڑا تھا اور اِسیواسطے دریاے سندھ کي حفاظت کا بہت بڑا عہدہ تھا اُسپر وزیر کا بھتیجا شیرخان مقرر کیا گیا جوکہ سب امراؤنمیں بہت کامل تھا اُسنے پنجاب اور ملتان کو مغلونکے حملونسے بچایا اور علاوہ اُسکے لڑائي کے واسطے سوارونکي فوج کو خوب تربیت کرکر اُنکي اعانت سے مغلونکو غزنین سے نکال دیا اور تھوڑي سي مدت کے واسطے اُسکو دہلي کي سلطنت میں شامل کیا *

نظیر الدین کي سلطنت کے ساتویں برس میں عماد الدین فریب سے بلبن کو وزارت سے معزول کر کے آپ وزیر ہوگیا اور شیرخان کو پچھم کے سرحد کي حکومت سے معطل کیا اور بادشاہ کے مزاج پر بالکل قادر ہوکے پہلے وزیر کے دوستونکو عہدونسے موقوف کیا آخرکو اُسکا اِنتظام لوگونکو اتنا ناپسند آیا کہ دس صوبہ داروں نے بلبن کو سلطنت کي بد انتظامي کا حال کہلا بھیجا اور پھر سلطنت کا اختیار لینے کي استدعا کي اور اِس بات کي تعمیل کے واسطے اُنہوں نے ایک فوج جمع کي اور بادشاہ سے لڑائي کي بادشاہ اپنے تئیں میدان میں اُسکا سامنا کرنیکے قابل نپاکر

خواہ بخواہ اُنکي درخواستیں قبول کیں یہہ درخواستیں بہت معقول تھیں اُنھوں نے صرف ظالم وزیر کے موقوفي چاھي اور بلبن کي بحالي جسکي حکومت میں سلطنت نے اِتني رونق پائي تھي بادشاہ نے یہہ سب مان لیا عمادالدین کو اپني مصلحت سے خارج کیا اور بلبن کو بحال کیا *

سنہ ۱۲۵۸ ع میں چنگیزخاں کے پوتے ھلاکو کا ایک ایلچي بادشاہ دہلي کے حضور میں آیا اِس ایلچي کے دلپر سلطنت کي عظمت اور شان کو نقش کرنے کے لئے بہت تجمل اور تکلف سے اُسکا استقبال کیا گیا وزیر خود پچاس ھزار سوار اور دو ھزار ھاتي لیکر اُسکے لینے کو گیا ایلچي کے پہنچنے پر ایک دن کمال عظمت اور شان سے دربار ھوا ایلچي کي بادشاہ سے ملاقات کروائي جسکے گرد وے پچیس بادشاہ کھڑے ھوئے تھے جنکو کہ مغلوں نے اپنے اپنے مقام سے نکال دیا تھا اُس ایلچي کے پہنچنے سے کچھہ مطلب نہ نکلا مغلوں نے اسوقت میں ھندوستان پر حملہ کرنیکا کچھہ ارادہ نہ کیا جسکا خواہ یہہ سبب ھو کہ وے بادشاہ کي طاقت کے رعب میں آگئي یاکہ وے خود پچھم کي طرف سے اندیشہ رکھتے تھے *

نظیرالدین سنہ ۱۲۶۶ ع میں مرگیا اور اُسکے بعد اُسکا وزیر بلبن بادشاہ ھوا جسکي منصفي اور دانائي کي اتني شہرت

هوئي كه ايران اور تاتار كے بادشاهوں نے اُسے وفاق كي
آرزو كي مگر پهر بهي مورخ اُسكے تئيں اس بات كا الزام
ديتے هيں كه اُسنے اپنے نامي بهتيجے عميرخان كو جسكا
كه همنے پيشتر بيان كيا هي كسي حكمت سے مروا ڈالا
اُسنے اپنے سردارونكے مزاج سے خوب واقفيت حاصل كي
اور مستعد آدميونكے سوا كسي كو ممتاز عهدے نه ديئے
مگر اُسنے اپنا يهه دستور باندها تها كه كوئي هندو كسي
مرتبه كو نه پهنچ سكے اِس بات كو وه اپني سلطنت كي بهت
نمود سمجهتا تها كه اِتنے سرخيلوں نے جنكو كه مغلوں
نے دريا ے سنده كے پچهم كي سلطنت سے خارج كيا تها
اُسكے ملك ميں پناه پائي تهي اُسكے عهد ميں مسلمان
دهلي كے درباركو نهايت خليق اور عظيم الشان سمجهتے تهے
اُسميں نهايت مشهور فاضل جمع تهے جوكه بادشاهي انعام
سے بهت فائده اُٹهاتے تهے سابق كے بادشاهونميں سے
كسي بادشاه كي سواري ميں اِسقدر جلو نهيں هوتي تهي
اور نه كسي كے عهد ميں مكانات ايسي عظمت كے ساتهه
تعمير هوئے تهے وه آئينونكي بهت ضبط كے ساتهه تعميل
كرتا تها اور اورونكے واسطے خود اپني پرهيزگاري كے
سبب سے دستور العمل هوا يهه بات اُسكي جواني كي
اور فضيلتونكے مقابل بهت مبارك تهي *

گجرات جوكه مسلمانونكي اطاعت ميں سے نكل گيا تها

اُسکے فتح کرنے کي امراؤں نے اُسکو صلاح دي مگر اُسنے دانائي کے ساتھہ یہہ جواب دیا کہ جبتک کہ پچھم اور شمال سے مغلوں کا اندیشہ ھی تب تک دانائي اُسھي میں ھی کہ میں صرف اُنھیں ملکونکو جوکہ میرے قبضہ میں ھیں تھامے رھوں نہ کہ ملک گیري کے ارادہ سے خود اپنے ملک کو خطرہ میں ڈالوں سنہ ۱۲۷۹ ع میں طغول خان نے جسکو بنگالہ کي حکومت سپرد کي گئي تھي سرکشي کي یہہ شجاع سردار جگ نگر جوکہ اڑیسہ میں ھی اُسکے راجہ پر فوج لیجاکر وھانسے کئي سو ھاتي اور بہت سامال لایا تھا اوراس بات کي اُسنے بادشاہ کو کچھہ اطلاع نہ دي تھي چند مدت بعد بادشاہ کے مرنے کا افواہ سنکر اُسنے اپنے تئیں بنگالہ کا خود مختار بادشاہ مشہور کیا بادشاہ نے اُسپر دو دفعہ متواتر فوج بھیجي دونو دفعہ شکست ھوئي بادشاہ نے اپنے رعیت کي گستاخي سے جوش میں آکراپ معرکہ میں جانے کا ارادہ کیا اور برسات کي شدت میں بہت سي فوج لیکر بنگالہ کو کوچ کیا طغرل خان نے اپنے ھاتي اسباب اور فوج لیکر بنگالہ کو خالي کردیا اور اُڑیسہ میں چلا گیا جہانکہ بادشاھي فوج نے اُسکا خوب پیچھا کیا اور اگرچہ فوج اُڑیسہ کے اندرتک گئي مگر دشمن کا کچھہ حال دریافت نہو سکا لیکن ملک مقدر جوکہ ایک بادشاھي

سردار تھا ایکدن چالیس سوارونسے چلا جاتا تھا اُسکو اتفاقاً طغرل‌خان کا لشکر نظر آیا جسپر اُسنے ایک مہم کرنے کا ارادہ کیا جوکہ پچھلے مورخوں کو نہایت خطرناک اور بعید القیاس معلوم ہوتا ہی اِن تھوڑے آدمیوں سے دشمن کی فوج میں گھس کر اُسنے سردار کے خیمہ کی طرف ارادہ کیا اور اپنے رفیقونکے ساتھہ دربار عام کے دھرہ میں جاکر پکارا بادشاہ بلبن کی فتح ہو اور جس‌کسی نے اُسکا مقابلہ کیا اسکو قتل کیا طغرل‌خان نے خیال کیا کہ تمام بادشاہی فوج مجھہ پر آ پہنچی گھوڑے پر سوار ہوا اور اُس ارادہ سے مہاندی کی طرف بھاگا کہ پکڑا جانے سے پیشتر اُس دریا سے پار ہووے ملک مقدر نے اُسکا خوب پیچھا کیا اور دریا میں پیرتے وقت اُسکے تئیں ایک تیر مارا طغرل خان پانی میں گر پڑا اور اُسکا پیچھا کرنیوالے نے فوراً اُسکے لاش کو کنارے پر کھینچکر اور سر کاٹ کر بادشاہی فوج کی طرف ارادہ کیا طغرل‌خان کے غایب ہوجانے سے اُسکی فوج کو اندیشہ پیدا ہوا اور اگرچہ اُسکا کسی نے پیچھا نکیا پھر بھی اُنہوں نے بھاگنے میں اپنا بچاؤ جانا بلبن نے اگرچہ بہادر ملک مقدر کو بے احتیاطی کا ملزم کیا مگر اُسکی بہادری کا انعام دیا بادشاہ نے اِس فتح کی قدر نجانی کیونکہ سرکش کے خاندانوں سے ایک ایک کو

قتل کیا یہاں تک کہ بیگناہ عورتوں اور بچونکو بھي نہ باقي رکھا بلکہ اُسنے اِتنا قہر کیا کہ ایک سو فقیر جنکو کہ طغرل خان متوفي نے پرورش کیا تھا اُنکو بھي اُسنے مروا ڈالا اُسنے بنگالہ کي حکومت اپنے بیٹے قرا خان کو دي اور تین برس کے بعد پھر دہلي کو پھرا *

اسہي عرصہ میں مغلوں نے پھر دریاے سندہ کے کنارہ پر اکر ملتان پر قبضہ کرلیا بادشاہ کے بیٹے محمد نے فوراً اُن پر کوچ کیا اور اُنکو وھانسے نکال دیا دوسرے برس تیمور خان جوکہ فارس کے مشرقي حصہ کا بادشاہ تھا مغلونکي شکست کا بدلہ لینے کے واسطے بہت فوج سے چلا ایک بڑي خون ریزي واقع ھوئي جسمیں محمد ظفریاب ھوا مگر دشمنونکا پیچھا جو اُسنے حد سے زیادہ کیا اِسلئے وہ دو ھزار سوار کے غول سے جوکہ ایک بن میں چھپے ھوئے تھے گھر گیا شاھزادہ نہایت جوانمردي سے لڑا مگر دشمنوں کي فوج کي زیادتي کے باعث آخر کو زخمي ھوکر گر پڑا بلبن جوکہ اُسوقت اسسي برس کا ھوگا اپنے بیٹے کي موت کا حال سنکے جوکہ اُسکے خاندان کي رونق تھا اِتنا غم میں گرفتار ھوا کہ وہ پژمردہ گیا اور سنہ ۱۲۸۶ ع میں اپنے جلوس کے اِکیسویں سال میں مرگیا *

بلبن نے مرنے سے تھوڑي سي مدت پہلے قرا خان

اپنے بیتے سے ولي عهدي تبديل کر کے کيخسرو کو جوکه
اُسکے عزيز اور متوفي بيتے محمد کا بيتا تها وليعهد بنا ديا
مگر دهلي کے فوجدار عظيم نے سردارونکو جمع کر کے
بلبن کي وصيت کے برخلاف کرنے کي صلاح دي اور
کيقباد بيتے قراخان کو تخت پر بتهلانا تهرايا جسکا سبب
کچهه يهه تها که کيخسرو کا مزاج تند تها اور کچهه سبب
يهه تها که قراخان جوکه بنگاله ميں ايک بڑي فوج
رکهتا تها اغلب که اپنے نسل ميں سے بادشاهت کے جاتے
رهنے سے دشمن بن جاتا کيقباد نے بادشاه هوتے هي
اپنے تئيں عيش اور عشرت ميں ڈال ديا اور سلطنت کے
کاروبار کو اپنے وزير نظام الدين پر چهوڑ ديا جس
بدذات کا صرف يهه مطلب تها که اپنے بيشعور اور نوعمر
مالک سے عوام کو متنفر کر کے اپنے بادشاه هونے کي
راه نکالي قراخان نے دربار کي حالات سے مفصل اطلاع
پائي اور اپنے بيتے کو اِس انديشه سے خبر دي آخر
لکهنے پڑهنے سے کچهه اثر نديکهکر وه آپ فوج ليکر
دهلي کو چلا اور اُسکے بيتے نے وزير کے کهنے سے فوج
جمع کي اور لڑائي کے اراده سے اپنے باپ سے ملنے کو چلا
دونو فوجيں گوگرا دريا کے کناروں پر مقابل هوئيں
ضعيف باپ نے دريافت کيا که لڑائي ضرور واقع هوگي
ايک محبت اميز خط اپنے بيتے کو لکها اور چاها که

لڑائي سے پیشتر ایکدفعہ ملاقات ہو جاوے بیٹے کے دل پر اثر ہوا اور اُسنے باپ سے ملنے کا اقرار کیا مگر شریر وزیر کے کہنے سے یہہ شرط کي که پہلي ملاقات میں ہمکو مالک جانکے تم آؤ باپ نے اپنے بیٹے سے ملنے کے قابو کو چھوڑنا مناسب نجان کریہہ بات قبول کي دهوء کھڑے کئے گئے اور کیقباد تخت پر بیٹھه کے اپنے باپ کے آنے کے انتظار میں رہا جسکو که حضور شاہي کي حد پر پہنچکر تین مرتبہ اداب بجا لانے کا حکم ہوا اور نقیب نے پکارا که قراخان جہان پناہ کے حضور میں التجا لایا بزرگ قراخان اُس بیغیرتي سے آنسو بھر لایا اور اُسکا بیٹا اُس حالت کو نديکھه سکہا تخت پر سے اُتر کے اپنے باپ سے بغل گیر ہوا اُس الفت اور محبت کے بعد اُسنے اپنے باپ کو تخت پر بیٹھایا اور اُسکے سامنے مجرا کیا اُس ملاقات کے اخیر پر باپ بیٹے میں دوستي ہوگئي اور بیس دن کے عرصه میں خوشي کے ساتھه کئي بار ملاقات ہوئي قراخان نے اپنے بیٹے کو جسکو که پھر دیکھنے کے توقع نه تھي رخصت ہوتے وقت بڑي نصیحت کي اور خصوصا اُس برے وزیر سے رہائي حاصل کرنے کو کہا مگر نوعمر بادشاہ دہلي میں آکر جلد ان نصیحتونکو بھول گیا اور پھر اپنے تئیں عیش اور عشرت میں ڈال دیا جسسے که اُسکي زندگي جلد اخر ہوئي دربار میں فرقے ہوگئے

جنکو کہ سست اور عیاش بادشاہ نہ روک سکا مغلوں نے
بادشاہ کی طرف داری کی اور خلجیوں نے اپنے قوم
میں سے ایک آدمی کو بادشاہ بنانے کا ارادہ کیا بادشاہ
فالج کے مارے اپنے محل میں پڑا تھا دو فرقوں کی
فوجیں آخر کو لڑنے کے ارادہ سے سامنے ہوئیں خلجیوں
نے مغلوں کو ھٹا دیا اور اُس خیمہ کی طرف جسمیں
کہ بادشاہ کا چھوٹا سا بیٹا تھا لڑکر پہنچ کے لڑکے کو
لے گئے جلال الدین نے جوکہ خلجیونکا سردار تھا جلد کئی
آدمی بادشاہ کے مارنے کے واسطے محل میں بھیج دیئے
جنھوں نے کہ سوٹنٹوں سے بادشاہ کا بھیجا نکال ڈالا اور اُسکی
لاش کھڑکی کی راہ سے دریا میں ڈال دی اِس خون کے
ہونے سے غوری کا خاندان تمام ہوا جلال الدین خالی
تخت پر بیٹھا اور اُسسے تیسرا مسلمانی خاندان یعنے
خلجیونکا خاندان بنا کیا ٭

گیارھویں فصل

مسلمانی خاندان غزنی اور غور کے قرار پانے
سے جسقدر کہ ھندؤنکی آزادی کو ضرر پہنچا اُسیقدر
تیسرے خاندان خلجی کا بنا ہونا اُنکے حق میں
مضر ھوا محمود غزنوی نے شمال کے راجونکو زیر کرکے
دریاے سندہ کے کنارہ کے ملکونکو اپنی سلطنت میں
شامل کیا تھا دوسو برس بعد محمد غوری نربدا کے

شمال کي هندو سلطنتونکو بيخ سے اُکھاڑ کے ھماليا
پہاڑ سے ليکر اُس درياتک تمام ملکونکو اپني حکومت ميں
لايا اُسے ايک سو برس پيچھے خلجيون نے نربدا کي
حد سے گذر کے مسلماني سلطنت دکھن تک پھيلا ئي *

جلال الدين خلجي خاندان کا باني جب کہ تخت پر بيٹھا
اُسکي عمر ستر برس کي تھي اُسنے حکومت ميں استقلال
پاتے ھي اپنے مقتول آقا کے چھوٹے سے بيٹے کو مروا ڈالا
مگر اُسکے سوا کوئي اور خون کبھي اُسنے نکيا واقعي اُسکي
بڑي غلطي يہہ تھي کہ وہ بيجا رحم کيا کرتا تھا جسکے
باعث سے جرم کثرت سے ھوتے تھے اور سردار حکم نہيں
مانتے تھے اُسکے بادشاہ ھوتے ھي ايک سرکشي واقع
ھوئي جسکے انسداد کے واسطے اُسکا بيٹا مقرر ھوا
مفسدوں نے شکست پائي اور بادشاہ کے پاس پکڑے آئے
اور اُسنے اُنکے تئيں معاف کر کے چھوڑ ديا اُسکے سردار
ايسي نرمي کرنے سے ناخوش ھوئے اور اُنھوں نے
نصيحت کي کہ کم سے کم اُنکے تئيں آنکھيں نکالي جانے کي
سزا ھو مگر بادشاہ نے جواب ديا کہ ميں اب ضعيف ھوگيا
ھوں چاھتا ھوں کہ تھوڑي سي باقي زندگي ميں
اور زيادہ خونريزي نکروں *

جس واردات سے کہ خلجي خاندان نے نام پايا وہ
دکھن کي فتح تھي سنہ ۱۲۹۳ع ميں اور تھا نيشرکي

لڑائي سے پوري سوبرس بعد بادشاہ کے بھتیجے علاوالدین نے چندیري کے جنوب کے ھندو راجوں پر کوچ کرنے کے لئے اپنے چچا سے اجازت حاصل کي اور فورا اپنے صوبہٴ فرا میں جاکر اُسنے آٹھہ ھزار آدمي جمع کئے اور بہادري سے نربدا کے پار ھوکر دیوگڑھہ کے ھندو راجا پر کوچ کیا جہاں کے رام دیو راجا نے شہر سے دومیل پر نکل کر اُسکا مقابلہ کیا لڑائي ھونے لگي اور ھندو راجا نے شکست پائي شہر علاوالدین کے ھاتھہ لگا اور لوٹا گیا علاوالدین نے مشہور کیا یہہ فوج مسلمانوں کي اُس بڑي فوج میں سے جوکہ پیچھے پیچھے جنوب کو آتي ھی صرف ھرول کي فوج ھی اِس خبر سے دکھن کے اور راجوں کي بہادري جاتي رھي اور وے رام دیو کي مدد نکرسکے جسنے بہتري کي کوئي صورت ندیکھکر علاوالدین کو کوچ کرجانے کے واسطے بہت سا روپیہ دینا ٹھہرایا علاوالدین نے یہہ بات مان لي اور کوچ کرنے کو تیار ھوا تھا کہ رام دیو کے بیٹے نے جوکہ فوج کے جمع کرنے میں مصروف تھا مسلمانوں پر جوکہ اُسکے فوج کي صرف تہائي ھونگے آکر لوٹ کے مال اور اسباب کو چھوڑ جانے کا حکم دیا اس دھمکي کا نتیجہ اور لڑائي کا ھونا تھا علاوالدین کو نہایت تنگ کردیا اور اگر اُسکا سپہ سالار ملک نصرت جوکہ قلعہ کے محاصرہ کے واسطے معین تھا بغیر حکم کے

اپنے جگہہ کو چھوڑ کر اُسکے مدد کو نہ آجاتا تو اغلب
تھا کہ علاؤالدین کو شکست ھوجاتي دشمن ملک نصرت
کي فوج کو غلطي سے وہ لشکر جسکے دہلي سے آنے کي
خبر گرم تھي خیال کر کے گھبرا گئے اور بھاگے اُس لڑائي کو
جوکہ رام دیو کے بیٹے نے اپنے باپ کے بغیر اطلاع
کي تھي مسلمانوں نے رھائي کا ڈنڈ بڑھانے کا بہانہ
کیا ھندو راجہ کو اپنا مال اور دولت دینا پڑا جسکي
تعداد قیاس میں نہیں آسکتي تھي علاوالدین نے
اُس سے چھہ سو من موتي دو من الماس لال زمرد یاقوت
اور اُسیقدر سونا چاندي لیا مگر اُس زمانہ کا من ابکے
من سے وزن میں بہت کم ھوگا یہہ لوٹ لیکر علاوالدین
اپنے پہنچنے سے پچیسویں دن بعد وھاں سے پھرا اور
مالوہ گونڈوانہ اور خاندیس کے مخالف ملکوں میں سے
گذر کے خیر عافیت سے اپنے گھر پہنچا اُس مہم سے جوکہ
بیشک مسلماني تواریخ کي نہایت شجاع مہموں سے ھي
جنوب والونکو بہتیرے رنج پیدا ھوئے اِس مہم سے جنوب
کے ملکونکي دولت اور ضعف کا حال ظاھر ھوگیا اور
مسلمانوں نے جان لیا کہ اُنکا فتح کرنا ایسا سہل تھا *
بادشاہ کو جلد خبر پہنچي کہ اُسکے بھتیجے نے دیوگڑھہ کو
فتح کرلیا اور وھاں سے اسقدر دولت لایا کہ دہلي کے کسي
بادشاہ کے پاس اتني دولت نہ تھي ضعیف جلال الدین نے

اُس خزانه کو اپنا مال جانا مگر اُسکے هوشیار مصاحبونکو
جلد دریافت هو گیا که ظفریاب بهادر نے اپنے حال کو
خطره میں ڈال کر یهه دولت اورونکے فائده کے واسطے نهیں
جمع کي تهي بعضوں نے فورا حمله کرنے کے صلاح دي
مگر جو که زیاده دور اندیش تهے اُنهوں نے نصیحت کي که
جبتک علاءالدین علانیه سرکشي فکرے تب تک خاموش
رهنا مناسب هی علاءالدین نے جانا که دربار میں اُسکے
بهت دشمن تهے اپنے ارادونکو ظاهر نکیا اور تمام تدبیریں
بادشاه کے قید کرنے کے واسطے عمل میں لایا اُسنے
اپنے بهائیکو دربار میں بهیجا که وه جاکر اپنے چچا کو
فریب دیوے اور اُسکو یهه بات سمجهاوے که اُس
خزانه کے هاتهه لگنے کے صرف یهي ترکیب هی که بادشاه
خود قرامیں جاکر اپنے بهتیجے سے ملے روپئے کي طمع سے
جسکو که ضعیف آدمي اسسي برس کے عمر کا هو کر کام میں
لانے کي توقع نهیں رکهتا تها وه قرا کي طرف فوج لیکر
چلا علاءالدین اُسکے استقبال کے واسطے شهر سے نکلا اور
اپنے بهائي الماس بیگ کو جو که ایک مشهور دغا باز تها
بادشاه کو یهه بات سمجهانے کے واسطے بهیجا که وه
بهت هجوم ملاقات کے وقت اپنے ساتهه نرکهے نادان
ضعیف آدمي صرف ایک دو آدمیوں سے اپنے بهتیجے سے
ملنے کو چلا جسکے لشکر نے اُسکو گهیر کر مار ڈالا اور

اُسکے سر کو کات کر اور ایک برچھي پر رکھہ کر ساري فوج میں پھرایا *

علاءالدین نے اِس قتل کے گناہ میں الودہ ہوکر فورا دہلي کي طرف کوچ کیا اور مقتول پادشاہ کے لڑکے کو خارج کر کے آپ سنہ ۱۲۹۶ع میں تخت پر بیٹھا اپنے گناہونکے خیال کو عوام کے دلونسے محو کرنے کے لئے اُسنے رعیت کو سیر تماشونسے بھلایا اور امیرونکي شکایت موقوف کرنے کے واسطے اُنکے درجے بڑھائے وہ اپني تمام سلطنت میں پچھم کي طرف مغلوں پر اور دکھن میں ھندوں پر فتح کرنے میں مصروف رہا تخت پر بیٹھنے سے ایک برس کے بعد اُسنے ایک فوج گجرات پر بھیجي جوکہ اگرچہ پہلے خاندانونکے وقت میں مسلمانوں کي ھاتھہ سے ھارت ہوئي تھي مگر کبھي بالکل مطیع نہیں ہوئي تھي سولنکھیونکا قدیم خاندان خارج ہوکر ایک نیا خاندان بھگلیونکا گجرات کا مالک ہوا اور اس خاندان نے ایک سو چھبیس برس کے عرصہ تک وہاں حکومت کي یعنے جب تک کہ گجرات مسلماني سلطنت میں آگیا جب علاءالدین گجرات کي طرف چلا تب جسقدر کہ وہ اگلے حملوں سے تباہ ہوگیا تھا اسیقدر پھر درست ہوگیا تھا اور ملک پہلي سي رونق پانے لگا تھا سومنات پھر بن گیا تھا اور اُسمیں مورتیں اور پجاري پھر آگئي تھي مگر حملہ کے طوفان سے جوکہ گجرات اور

سورت کے زر خیز ملک میں ناگہانی سی آگیا انسان کی
محنت کی ہر ایک نشانی دریابرد ہوگئی اور تمام ملک ویران
ہوگیا نہروالا کی قدیم سلطنت نیست ہوگئی عظیم الشان
شہر پٹن کا جسمیں جا بجا اجمیر کی کھانونکے سنگ مرمر کی
عمارا تیں بنی ہوئی تھیں غارت میں ایا سومنات کے برابر
ایک مسجد بنائے گئے بدھ کی مورت پھینکی گئی اور
اصلی باشندونکی مذہبی کتابیں خواہ بدھ کے یا خواہ
پوران کے سبب جلادی گئیں لوٹ میں جوکہ وہاں سے
ملے کافور ایک خوب صورت غلام اور کولادیوے راجا
کی رانی جوکہ دلربائی میں بے نظیر تھی اور ہندوستان
کے حسن کی زیبایش تھی آئی رانی کو محل میں داخل
کیا اور کافور کو عہدہ ملا جسمیں کہ اُسنے بہت نام پایا اور
کچھہ مدت بعد جنوب کے واسطے ایک آزار پیدا ہوا*

گجرات کی مہم کے تمام ہوتے ہی مغلونکے دو لاکھہ
سوار سندھ دریا کے کنارے پر آئے اور سندھ اور
دہلی کی بیچ کے ملک کو غارت کرکے دہلی کو
گھیرا جہانکہ ملکونکے لوگ پناہ لائے تھے بسبب اُس ہجوم
کے جلد قحط پڑا بادشاہ نے اخر کو دشمنونکا مقابلہ
کرنے کا ارادہ کیا اور قحط کے سبب سے مرجانے سے
لڑائی میں مرنے کو پسند کیا کہتے ہیں کہ وہ تین لاکھہ
سوار سے شہر میں سے نکلا اور فوج کو میدان میں لاکر

ظفرخان کو جو کہ اُس زمانہ میں بڑا بہادر تھا داہنی طرف کی فوج پر سردار بنایا دونو لشکر لڑنے لگے اور ظفرخان نے زور سے حملہ کر کے اپنے مقابل کی صف کو توڑ ڈالا بادشاہ نے ظفرخان کے بھائی کو اُسکی مدد کرنے کا حکم دیا مگر اُسنے حسد سے اُس بات کو ٹال دیا ظفرخان دشمنونکا پیچھا کرتے کرتے تیس میل نکل گیا جہانکہ ایک تازہ فوج نے اُسپر حملہ کیا اور وہان وہ بہت شجاعت سے لڑکر قتل ہوا ظفرخان کا خوف مغلوں کے دل میں اِسقدر بیٹھہ گیا تھا کہ جب کبھی اُنکے گھوڑے چونک جاتے تھے تو وے کہتے تھے کہ کیا ظفرخان دیکھائی دیا مگر پھر بھی اُسکے ناقدردان مالک نے اُسکی لیاقت کے اندیشہ سے کہا کہ اُس سردار کے مارے جانے سے اُسے مغلوں پر فتح پانے کے برابر خوشی اور فائدہ ہوا *

علاءالدین بہت لیق شاہزادہ تھا مگر اُسکے ارادے فضول تھے اور وہ اُنکے تمام ہونے کی تدبیر کو نہیں خیال کرتا تھا اُسنے محمد کی طرح ایک نیا مذہب بنانیکا خیال کیا مگر بہت مشکل سے ۔ اُسکے وزیروں نے اُسے اُس بات سے باز رکھا اُسکی تربیت میں اُنسے غفلت ہوئی تھی کہ وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تھا مگر اُسنے بڑی عمر میں فارسی پڑھنے میں محنت کی اور اُسمیں خوب استعداد بہم پہنچائی اُسکی سلطنت کے

تیسرے برس میں ایک سردار جسکو کہ اُسنے بے عزت کیا تھا
ھمیر چوھان رنتھمبور کے راجا کے پاس جوکہ ھندوستان
کے قلعوں میں نہایت مضبوط ھی پناہ لینے گیا علاءالدین
نے مجرم کو ھندو راجہ سے مانگا جسنے یہہ خوب جواب
دیا کہ سورج کا پچھم کي طرف سے نکلنا اور سومیرو پہاڑ کا
خاک میں مل جانا آسان ھی مگر ھمکو اپنے پناہ والے سے
بد عہدي کرنا مشکل ھی رنتھمبور کا محاصرہ فورا شروع
ھوا اور اخرکو وہ فتح ھوا مگر شجاع ھمیر اُسکے بچانے میں
مارا گیا اور اُسکے زنانوں نے اُسکے بعد جینا اچھا نجان کر
سب آگ میں جل گئیں جبتک علاءالدین اُس مہم پر تھا
تب تک اُسکے ملک میں کئي جگہہ فساد ھوا مراجعت کے
وقت اُسنے اپنے وزیروں کو جمع کیا اور اُس بے انتظامي کا
باعث دریافت کرنیکے لئے حکم دیا تب اُنھوں نے کہا
کہ ملک میں یہہ خلل بادشاہ کي بے توجھي اور اسکے بہت
شراب پینے اور امیرونکے اپسمیں شادي کرنے سے اور
نابرابر تقسیم مال کے سبب سے ھی اس خرابي کي دور کرنے
کے واسطے بادشاہ نے اپنے تئیں سلطنت کے کاروبار میں
خوب مصروف کیا اور تہ خانوں میں سے شراب گلي کوچہ
میں بہادي بلکہ اپني رعیت کو شراب کے پینے کي مناھي
کي اور بغیر اجازت کے امیرونکو اپسمیں شادي کرني
منع کردي اور نابرابر مالیت کے رفع کرنے کے واسطے

اُسنے تمام رعیت کو برابر مفلس کردینے کا ارادہ کیا اور
کاروبار میں غور کیا اور غلہ کا نرخ اپنی طبیعت کے موافق
ٹھہرا دیا اور اِسیطرح سے ہر ایک چیز کو اُلٹ پلٹ کر کے
اُسنے اپنی فوج کو نئی طور پر اراستہ کیا اور گنتی کے
وقت معلوم ہوا کہ اُسکی فوج چار لاکھہ پچہتر ہزار
سوار تھے *

اُسکی سلطنت میں سنہ ۱۳۰۳ سال بہت مشہور ہی
اُسنے بنگولہ کی راہ سے تلنگانا مین فوج بھیجی اور آپ
چیتوڑ پر جوکہ بادشاہی خاندان میوار کا دار الخلافۃ ہی
حملہ کرنیکو چلا ہندوستان کی تواریخ کے بموجب یہہ
حملہ اُسنے دوسرے دفعہ کیا تھا پہلے اُسنے پدمنی بی بی
کے واسطے جوکہ خوب صورت رانی راجہ بھیم کے تھی
چیتوڑ کو گھیرا تھا اور کہا کہ اگر تم اُسے مجھکو دے دو تو
محاصرہ اُٹھہ جاے جب یہہ بات قبول نہوئی تب اُسنے اپنی
درخواست صرف اُسکے ایکدفعہ دکھلا دینے پر ختم کی گوکہ
صرف اُسکی شکل کا عکس آئینہ میں سے دکھلایا جاے
اِس بات کو راجہ نے مان لیا اور علاء الدین نے شہر میں
بے اندیشہ صرف چند آدمیونسے گھس کر اپنے محبوبہ کو
دیکھا بھیم بھی اُسی طرح سے علاء الدین کی فوج تک
اُسکے ساتھہ اُلٹا پھرا مگر ہندو راجہ نے اپنے دشمن
سے دغا پائی جسنے کہ اُنکو بے ایمانی سے پکڑ رکھا اور

اُسکي ازادي کو اُسکي بي بي کے سپرد کر دینے پر منحصر کیا
جب کہ یہہ بات پدمني کو ظاهر هوئي تب اُسنے اپنے
تئیں اِس شرط سے حواله کر دینے کا اِقرار کیا کہ میں دشمن
کي فوج میں اپنے درجہ کے موافق همراهي لیکر آونگي
ساتهه سو ڈولي مسلماني فوج میں اُسکے ساتهه آئیں اور
اگرچہ اُنمیں ظاهرا اُسکي سهلیاں معلوم هوتي تهیں مگر
حقیقت میں اُنمیں مسلح سپاهي بهرے هوئے تهے اُنمیں سے
ایک پهونچتي هوئي ڈولي میں اُسنے هوشیاري سے اپنے
شوهر کو بٹهاکر بهگا دیا دشمن کي فوج کے کنارہ پر پهنچکر
وہ ایک چالاک گهوڑے پر سوار هوا اور پهر چیتوڑ کو چلا
جسکو کہ علاءالدین نے فورا خوب حصار کر لیا سوار کي
فوج اُسکے بچاو میں بہت ماري گئي مگر بادشاہ اُلٹا پهر آنیکو
مجبور هوا اور یہہ بات دریافت هوتي هي کہ پدمني نے
بهي اپني بهاگنے کے تجویز کي سنه ۱۳۰۳ ع میں علاءالدین
نے پهر چیتوڑ کو گهیرا اور اُسکے بچاو میں راجہ کے سب
بیٹوں میں سے صرف ایک بیٹا بچا اس لڑکے کو اُسکے باپ نے
بهاگنے کي صلاح دي تاکہ اُسکي بادشاهي نسل نیست نہو جاوے
اور وہ آخر ناچار هوکر باپ کے کہنے سے بهاگ گیا جبکہ بچنے کي
کچهہ توقع نرهي تب شهر میں بہت سي لکڑیاں جلا کر اُسمیں
عمدہ خاندانکي مستورانوں نے اپنے تئیں ڈالکر هلاک
کیا راجہ نے شهر کے دروازہ کو کهول دیا اور چند نامي

بہادروں کو لے کے نکلا اور دشمن پر حملہ کر کے جیسا کہ
وہ چاہتا تھا لڑکر مارا گیا بادشاہ نے شہر میں داخل
ہوکر گلی کوچہ میں محافظوں کے لاشیں پڑے ہوئے
دیکھیں اور اُس ڈھیر کا دھواں جسمیں کہ پدمنی اُسکی
مطلوبہ مع اور زنانوں کی جل گئی تھی بھرا ہوا پایا وہ
تھوڑی سی دیرتک شہر کی عمارات کی تعریف کرتا رہا
مگر پھر بھی ہر ایک طور کا ظلم جاری رہا مندرونکو گروا دیا
اور راج کی عمارات کو مسمار کیا اُس عام تباہی سے صرف
بھیم اور خوبصورت پدمنی کا محل بچا رہا ملک اور قلعہ کی
حکومت جھالور کے ایک سردار کو ملی ٭

دو فوجونکی دو طرف بہٹ جانے سے جنمیں سے کہ ایک
چیتوڑ کو گھیر رہی تھی اور دوسری جنوب کو جاتی تھی
مغلونکو ایک لاکھہ بیس ہزار فوج سے دریاے سندھ کے
پار ہونے کا پھر ارادہ پیدا ہوا اُنھوں نے تمام ولایت میں
لوٹ شروع کردی اور شہر دہلی کے باہر مکانوں تک لوٹا
جسطور سے وے ہٹائے گئے اُسکو مورخوں نے نہیں لکھا ہی
مگر صرف اتنا لکھا ہی کہ بادشاہ کو ایک ولی نے تائید
غیبی کی دعادی تھی سنہ ۱۳۰۵ اور سنہ ۱۳۰۶ ع میں
وے پھر سندھ سے پار ہوئے مگر دونوں مہموں میں شکست
پائی عبرت کے واسطے بادشاہ نے تمام قیدیونکا سرکاٹ
کے اُنکی کھوپریوں سے ایک مینار دہلی میں بنانے کا

اور عورتوں اور لڑکوںکے بیچ ڈالنے کا حکم دیا اِس حادثہ کے
بعد اُسکي سلطنت کے جلوس بھر میں صرف ایک اور حملہ
ھوا اور پھر مغل سست ھو گئے بادشاہ نے تمام مہموں
میں فتح حاصل کي اور اِس سبب سے جاھل لوگ خیال کرنے
لگے کہ انسان کے سوائے اُسکو مدد آسماني پہنچي تھي *

دیوگڑھہ کے راجہ نے خراج کے بھیجنے میں قصور کیا
اس لئے ایک فوج جنوب کو جانے کے واسطے تیار ھوئي اُسکا
سردار ملک کافور ھوا جسکا کہ ھمنے پہلے بیان کیا ھی بادشاہ
اُسسے اِسقدر راغب تھا کہ اُسکو دربار میں سب امیرونکا
سردار بنا دیا ملک کافور اُس رتبہ کا مستحق تھا کیونکہ
جنگي اور ملکي تدبیرات میں وہ بہت مستعد تھا اُس موقع
میں اُسنے اپنے مالک کو نا امید نہیں کیا کیونکہ اُسنے تمام
مہموں میں فتح پائي مگر مورخوں نے لطیفہ کے ساتھہ
یہہ بات بیان کي ھی کہ اُسنے دیول دیوي کو پکڑ لیا جوکہ
بیگم سے اِن دنونمیں جبکہ وہ ھندو تھي اور پہلے خاوند کے
پاس تھي پیدا ھوئي تھي وہ اب جوان ھوگئي تھي اور
خوبصورتي میں بعینہ اپني ما کے مشابہہ تھي جبکہ وہ دہلي
میں آئي بادشاہ کے بیٹے نے اُسسے شادي کي دیوگڑھہ کے
راجا کو کافور نے مطیع کیا اور وہ دربار میں بادشاہ کے
رو برو تابعداري بجا لایا اور آیندہ کو وفاداري کے
اقرار پر اُسکا ملک بادشاہ نے پھر دے دیا وارنگول کے

حملہ میں جوکہ تلنگانہ میں واقع ھی فتح نہونی اِسلئے
ملک کافور کو بادشاہ نے اُس شہر پر فوج دیکر بھیجا
اور اُسنے کئی مہینوں کے محاصرہ کے بعد اسکو لے لیا وھاں
اُسکو بہت لوٹ ھاتھہ لگی جسکو لیکر وہ دہلی میں
چلا آیا دوسرے برس وہ پھر دکھن میں مسلمانی
سلطنت پھیلانے کے لئے بھیجا گیا اور روانگی سے تین
مہینے کے بعد دوار سمندر میں پہنچا جوکہ ایک شہر ھی
جسکے نام سے معلوم ھوتا ھی کہ وہ سمندر کے کنارے پر
واقع ھوگا مگر وہ حقیقت میں خشکی میں سرنگ پٹن سے
شمال کو ایک سو میل کے فاصلہ پر واقع ھی کرناٹک کے
راجہ کے ملک کو غارت کرکے اور مندروںمیں سے سونے
کی مورتیں لوٹ کر کافور سمندر کے کنارہ کو بھی گیا
سمندر کے کنارہ پر اُسنے ایک مسجد بنائی اور تھوڑی سی
مدت بعد زمین میں سے بہت خزانہ پایا جسکو وہ اپنے
قبضہ میں کرکے دہلی کو چلا جہانکہ کہتے ھیں کہ اُسنے
بادشاہ کو نوی ہزار من سونے سے کم نذر نکیا اگرچہ دکھن
میں چاندی کو کم جانتے تھے اور سونا بہت تھا لیکن پھر
بھی اُسقدر سونے کا دینا قیاس سے باھر معلوم ھوتا ھی
بادشاہ نے فیاضی سے یہہ مال سرداروں اور علم والوں کو
تقسیم کردیا مگر اُسکی سخاوت جلد یاد سے جاتی رھی کیونکہ
اُسنے پچاس ہزار سے زیادہ مغلونکو جوکہ مسلمانی

مذهب میں آگئے تھے اور جنکو کہتے تھے کہ وے سلطنت کے انتظام میں هرج کرینگے مروا ڈالا *

باجود اِسقدر سخت تدبیرونکے کہتے هیں که ملک اُس بادشاه کے وقت میں اِسقدر اباد هوگیا جتنا که پہلے کبھي نہوا تھا اور سب سے دور کے صوبونمیں اِنتظام اور انصاف جاري تھا۔ اور تمام ملک میں اور خصوصا دهلي میں نہایت عالیشان محل مسجدیں حمام قلعه اور مدرسے طلسمات کے طور پر بنتے چلے جاتے تھے علاء الدین نے اوج کو پہنچکر اپنے تئیں عیش اور عشرت میں ڈال دیا اور ملک کافور جوکه اُسکے سردارونمیں سے بہت ممتاز تھا تخت کا اراده کرنے لگا جب که بادشاه کم زور هوا ملک میں سرکشیان هونے لگیں اور اُن فسادونکے فکر سے اُسکي بیماري زیاده هوتي گئي وه سنه ۱۳۱۶ع میں بیس برسکي سلطنت کے بعد مرگیا شبهه هی که اسکو اسي غلام نے زهر دے دیا جسکو اُسنے اتنا بڑا درجه دیا تھا دولت اور طاقت جوکه اُسنے حاصل کي تھي وه پہلے بادشاهونسے محمود غزنوي کے سوا سب سے زیاده تھي وه هندوستان کے مسلماني بادشاهوں اور شہنشاهوں میں بہت زور اور اور صاحب اراده بادشاه تھا لقب سکندر ثاني کا جوکه اُسنے اپنے سکه میں ڈالا تھا بے وجه نتھا اور هندؤنکے تخت جوکه پہلے فتح کرنیوا لونسے